Digitized by Khilafat Library Rabwah

92

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۴ محرم ۱۳۹۵ھ ۶ تبلیغ ۱۳۵۴ہش ۶ فروری ۱۹۷۵ء | نمبر ۳۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ قرآن شریف کی اعلیٰ اور اصفیٰ شان کو دُنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا

ورنہ اس کی خُوبیاں اور اس کے کمالات اور اس کا حُسن اپنے اندر بے پناہ کشش اور جذب رکھتا ہے

"دیکھو تقویٰ ایسی اعلیٰ درجہ کی ضروری شَے قرار دیا گیا ہے کہ قرآن کریم کی علّتِ غائی اسی کو ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ دوسری سُورۃ کو جب شروع کیا ہے تو یُوں ہی فرمایا ہے الٓمّٓ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ۔ میرا مذہب یہی ہے کہ قرآن کریم کی یہ ترتیب بڑا مرتبہ رکھتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں عللِ اربعہ کا ذکر فرمایا ہے۔ علّتِ فاعلی، مادی، صوری، غائی۔ ہر ایک چیز کے ساتھ یہ چار ہی علل ہوتی ہیں۔ قرآن کریم نہایت اکمل طور پر ان کو دکھاتا ہے۔ الٓمّٓ اس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو بہت جاننے والا ہے اس کلام کو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا ہے یعنی خدا اس کا فاعل ہے۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ یہ مادہ بتایا۔ یا یہ کہو کہ یہ علّت مادی ہے۔ علّت صوری لَا رَیْبَ فِیْہِ ہر ایک چیز میں شک و شُبہ اور ظنونِ فاسدہ پیدا ہو سکتے ہیں مگر قرآن کریم ایسی کتاب ہے کہ اس میں کوئی ریب نہیں ہے۔ لَا رَیْبَ اسی کے لئے ہے۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی شان یہ بتائی کہ لَا رَیْبَ فِیْہِ تو طبعاً ہر ایک سلیم الفطرت اور سعادتمند انسان کی رُوح اُچھلے گی اور خواہش کرے گی کہ اس کی ہدایتوں پر عمل کرے۔ ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ قرآن شریف کی اعلیٰ اور اصفیٰ شان کو دُنیا کے سامنے پیش نہیں کیا جاتا ورنہ قرآن شریف کی خُوبیاں اور اس کے کمالات، اس کا حُسن اپنے اندر ایک ایسی کشش اور جذب رکھتا ہے کہ بے اختیار ہو ہو کر دِل اس کی طرف چلے آئیں۔ مثلاً اگر ایک خوشنما باغ کی تعریف کی جاوے اور اُس کے خوشبودار درختوں اور دل کو تروتازہ کرنے والی بُوٹیوں اور روشوں اور مصفّا پانی کی بہتی ہوئی ندیوں اور نہروں کا تذکرہ کیا جاوے تو ہر ایک شخص دل سے چاہے گا کہ اس کی سَیر کرے اور اس سے حظ اُٹھاوے۔ اور اگر یہ بھی بتایا جاوے کہ اُس میں بعض چشمے ایسے جاری ہیں جو امراضِ مزمنہ اور مُہلکہ کو شفا دیتے ہیں تو اور بھی زیادہ جوش اور طلب کے ساتھ لوگ وہاں جائیں گے اسی طرح پر قرآن شریف کی خُوبیوں اور کمالات کو اگر نہایت ہی خوبصورت اور مؤثر الفاظ میں بیان کیا جاوے تو رُوح پُورے جوش کے ساتھ اُس کی طرف دوڑتی ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۲۴، ۴۲۵)

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۶ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گزشتہ رات جسم میں درد کی وجہ سے بہت ناساز رہی جس کے باعث رات بھر نیند نہیں آسکی۔ آج صبح بھی طبیعت ناساز ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی شفائے کامل و عاجل اور درازیٔ عمر کے لئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

کراچی سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے نواسے اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے پوتے عزیز مرزا محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ جو مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کے فرزند ہیں بہت بیمار ہیں۔ پہلے خسرہ نکلی اس کے بعد اُلٹیوں کی تکلیف ہو گئی جس کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ جسم میں بذریعہ ڈرپ گلوکوز داخل کیا گیا ہے جس سے قدرے فرق پڑا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین

ربوہ ۶ تبلیغ۔ محترم مولوی احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد آجکل بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محترم الحاج محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مغربی افریقہ عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

یوم مصلح موعود

جماعت احمدیہ ہر سال یوم مصلح موعود مناتی ہے۔ امسال فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام جماعتیں ۲۰ فروری ۱۹۷۵ء بروز جمعرات اپنے ہاں جلسہ منعقد کریں۔ جلسے اس دن کے شایانِ شان منعقد ہوں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو رپورٹیں ارسال کی جائیں۔

جن جماعتوں کے لئے ۲۰ فروری کو جلسہ کرنا مشکل ہو وہ ۲۳ فروری بروز اتوار جلسہ کرلیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہشاتِ نفس کی پیروی اور اس کا انجام

آخرت پر سے ایمان اُٹھ جانے کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا ہی انسان کی منتہائے مقصود بن کر رہ جاتی ہے، زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کی ہوس بڑھتی چلی جاتی ہے اور نفسانی خواہشات کو پورا کرنے پہ دولت لُنڈھانے کا رجحان اس قدر بڑھتا چلا جاتا ہے کہ اُسکی کوئی حد مقرر کرنا ممکن نہیں رہتا۔ شیطان نت نئی خواہشات اُبھارتا رہتا ہے اور انسان انہیں پورا کرنے کی اُدھیڑ بُن میں ہی اُلجھ کر رہ جاتا ہے۔ اِس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حلال حرام کی تمیز اُٹھ جاتی ہے اور اخلاقِ حسنہ میں سے علی الخصوص عفّت، حیاء، ایثار، قناعت اور کفایت شعاری کا جنازہ نکل کر رہ جاتا ہے۔ اِس کا آخری نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان انسانیت کے دائرہ سے نکل کر بہائم کی زندگی بسر کرنے لگتا ہے۔

ایسے لوگوں پر ہر دم ایک غفلت سی طاری رہتی ہے آنکھیں ہوتے ہوئے بھی وہ، وہ نہیں دیکھتے جو اُنہیں دیکھنا چاہیئے۔ کان ہوتے ہوئے بھی وہ، وہ نہیں سُنتے جو انہیں سُننا چاہیئے اور قلب رکھتے ہوئے بھی وہ، وہ نہیں سوچتے اور سمجھتے جو انہیں سوچنا اور سمجھنا چاہیئے۔ اُن کی عقلوں اور سمجھ بوجھ پر ایک پردہ سا پڑا ہوا ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان کی عقلیں اور سوچنے سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحتیں ماری جاتی ہیں۔ ایسے ہی عقل کے اندھوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:-

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ
لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا
يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ
بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ
هُمُ الْغَافِلُونَ ۝ (الاعراف آیت ۱۸۰)

ترجمہ:- اور ہم نے جنّوں اور انسانوں کو (رحمت کے لئے) پیدا کیا ہے، لیکن ہوتا یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جہنّم کے مستحق ہو جاتے ہیں۔ ان کے دل تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی آنکھیں تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ دیکھتے نہیں اور ان کے کان تو ہیں مگر ان کے ذریعہ سے وہ سُنتے نہیں۔ وہ لوگ چارپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر (اصل بات یہ ہے کہ) یہی لوگ ہیں جو (یکسر) غفلت کا شکار ہیں۔

یہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آخرت پر ایمان نہ رکھنے اور بہائم کی سی زندگی بسر کرنے والے بندگانِ نفس کو جانوروں میں سے بھی نہایت نجس جانور سے تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا ہے:-

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانسَلَخَ مِنْهَا
فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا
لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَٰكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۚ
فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِن تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ
يَلْهَث ۚ ذَّٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ
فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ (الاعراف آیات ۱۷۶/۱۷۷)

ترجمہ:- اور (اے رسول!) انہیں اُس شخص کے حالات پڑھ کر سُنا جس کو ہم نے اپنے نشانات دئے تھے۔ پھر وہ ان سے پھسل کر الگ ہو گیا تھا۔ پس شیطان اُسکے پیچھے چلا اور وہ گمراہوں میں جا شامل ہوا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اُسے اُن (نشانوں) کے ذریعہ سے اُونچا کر دیتے لیکن وہ زمین کی طرف جا گرا اور اپنی خواہشات کے پیچھے چل پڑا۔ پس اُس کی حالت اُس کُتّے کی حالت کی طرح ہے جسے (مارنے کے لئے) تُو (کوئی چیز) اُٹھائے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے اور اگر تُو اُسے چھوڑ دے تو بھی وہ ہانپتا رہتا ہے۔ یہی حال اُس قوم کا ہے جو ہمارے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ پس تُو اُن کو یہ حالات سُنا تا کہ وہ کچھ سوچیں۔

آخرت کے انکار کے نتیجہ میں نفسانی خواہشات کے پیچھے چلنے والوں کا یہ انجام نہایت عبرتناک ہے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ ظہور میں آئی تو اُس وقت جزیرہ نمائے عرب میں بسنے والوں میں سے اکثر کی یہی حالت تھی۔ وہ آخرت کے قائل نہ تھے اور کوئی بُرائی ایسی نہ تھی جو اُن میں نہ پائی جاتی ہو جبھی تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا و ہوس کے اُس بندہ کے حالات جس کی حالت کُتّے کے مشابہ تھی ایسے لوگوں کو سُنانے کی ہدایت فرمائی۔ آنحضورؐ کی قوّتِ قدسیہ اور اُسکی انقلاب انگیز تاثیر کا یہ نہایت مہتم بالشان ثبوت ہے کہ آپؐ نے قعرِ مذلت میں گری ہوئی ایسی قوم کو تزکیۂ نفس کی دولت سے مالا مال فرما کر اسے تعلق باللہ، محبّتِ الٰہی، خشیت اللہ، تقوی القلوب اور اخلاقِ فاضلہ کے امتیازی اوصاف سے متصف کر دکھایا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پتھر پارس بننے اور سنگریزے ہیروں کی طرح دمکنے لگے اور خاک کے پُتلے عالمِ بالا کی مخلوق بن کر تاریکی میں لپٹی ہوئی دُنیا پر نُور برسانے لگے۔

آج مغربی اقوام سراسر ایک مادی تہذیب اور بے رُوح معاشرہ کے زیر اثر جو خدا تعالیٰ کی ہستی اور آخرت کے تصور سے یکسر عاری ہے خواہشاتِ نفس کی پیروی اور شیطان کی غلامی کے باعث رُوحانی لحاظ سے اسی قعرِ مذلت میں گری ہوئی اور اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کی مصداق بنی ہوئی ہیں۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ کسی نہ کسی مذہب کی طرف منسوب ہونیوالی وہ مشرقی اقوام جنہیں مغرب کی دہریہ اقوام کو راہ راست پر لانے اور انہیں روحانیت کا راستہ دکھانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے خود مغربی تہذیب کے زیر اثر مادہ پرستی کی رَو میں بہی چلی جا رہی ہیں اور ان کے درمیان بھی رُوحانی و اخلاقی بگاڑ اور ہمہ گیر فساد بڑھتا اور پھیلتا ہی چلا جا رہا ہے —— ایسے رُوح فرسا حالات میں خواہشاتِ نفس کی پیروی اور شیطان کی غلامی سے بچنے کا جو طریق اسلام نے بتایا ہے اس پر ہم آئندہ شمارہ میں روشنی ڈالیں گے۔ انشاء اللہ العزیز وباللہ التوفیق۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

وہ نازِ ابنِ آدم، اوجِ رفعت دیکھنے والا
اِس عالم میں وہ اِک معراجِ عظمت دیکھنے والا

وہ مینارِ تجلّی، حُسنِ خلقت کا حسیں مخزن،
وہ دل کی وُسعتوں میں حُسنِ فطرت دیکھنے والا

غلاموں کی خبر گیری کو نعمت جاننے والا
یتیموں کی نگہداری میں راحت دیکھنے والا

غریبوں کو نویدِ شادمانی بانٹنے والا
اسیروں کی رہائی میں مسرّت دیکھنے والا

وہ خار و خس میں بھی خوبی کے جوہر جانچنے والا
وہ کانٹوں میں بھی پھولوں کی لطافت دیکھنے والا

وہ ہر اِک اسود و احمر کے دل کو جوڑنے والا
بجائے رنگ و صورت حُسنِ سیرت دیکھنے والا

بہشتِ جاوداں کی نکہتیں محسوس کرتا ہے
حرا میں اُسکو مصروفِ عبادت دیکھنے والا

دُعا و صبر و تسلیم و رضا، عزم و توکل سے
وہ خود "رحمت" ہوا، انوارِ رحمت دیکھنے والا

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے صبر و استقامت کے نمونے"

مکرم مولوی غلام باری صاحب سیفؔ استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کے بیاسیویں جلسہ سالانہ کے پانچویں اجلاس منعقدہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۳ء میں محترم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ نے "رسولِ اکرم کے صحابہؓ کے صبر و استقامت کے نمونے" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (ادارہ)

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۔ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۔ اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝

(البقرہ)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ صبر اور دعا کے ذریعہ سے اللہ کی مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صابروں کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں مارے جاتے ہیں۔ انہیں مردہ مت کہو وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے اور ہم تمہیں ضرور آزمائیں گے کسی قدر خوف بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ جب ان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

میری آج کی تقریر کا عنوان "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے صبر و استقامت کے نمونے" ہے۔ اہل لغت نے صبر و استقامت کو مترادف یعنی ہم معنے قرار دیا ہے اور اس کے معنے ثابت قدمی، پائیداری برداشت اور تحمل کے کئے ہیں اور اس کا متضاد لفظ جزع قرار دیا ہے اس کے علاوہ اس کے معنے شجاعت، بہادری اور مصائب پر شکوہ نہ کرنے کے کئے ہیں۔ اہل علم نے قرآن مجید کی آیات سے صبر کے مفہوم کی تعیین کرتے ہوئے چھ امور بیان کئے ہیں۔

۱۔ اپنے نفس کو اضطراب اور گھبراہٹ سے روکنا اور اپنی جگہ پر ثابت قدم رہنا۔ اس کے معنے پامردی دل کی مضبوطی، اخلاقی جرأت اور ثابت قدمی کے ہیں۔ اس کے ثبوت میں علاوہ متعدد آیات قرآن مجید کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بطور استشہاد پیش کیا ہے۔

سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ صَابِرًا ۔

(کہف آیت ۷۰)

۲۔ دوسرا مفہوم یہ بیان کیا کہ ہر قسم کی تکلیف اٹھا کر اپنے موقف اور مقصد پر جمے رہ کر کامیابی کا یقین رکھنا۔

اس کے لئے انہوں نے سورہ طور کی آیت نمبر ۴۹ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ ط اور سورہ روم کی آخری آیت فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ کو پیش کیا ہے۔

(۳) تیسرا مفہوم صبر کا یہ ہے کہ مصیبتوں اور مشکلوں میں اضطراب اور بے قراری نہ ہو بلکہ خدا کا حکم اور مصلحت سمجھ کر خوشی خوشی برداشت کیا جائے اور یہ یقین رکھا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ہوائیں الٹ کر ان مشکلات کو سکون میں بدل دیں گی حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹے کی گمشدگی اور اس کے سوتیلے بھائیوں کے ستانے پر فرمایا تھا:

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ۭ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۭ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰي مَا تَصِفُوْنَ ۔

(یوسف آیت ۱۹)

(۴) چوتھا مفہوم صبر کا یہ ہے کہ منزلِ مقصود کی راہ میں جو مشکلات اور خطرات درپیش ہیں۔ مخالفین اور اعداء جو شور کرتے ہیں ان کو کسی خاطر میں نہ لایا جائے۔ بزدل اور پست ہمت ہونے کی بجائے اولو العزمی استقلال اور استواری پیدا ہو۔ جیسے کہ فرمایا:۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۔

(احقاف آیت ۳۶)

(۵) اور صبر کا یہ بھی مفہوم ہے کہ برائی کرنے والوں کو نظر انداز کیا جائے تکلیفیں دینے والوں کو معاف کیا جائے۔ ان کے قصور معاف کر کے تحمل برداشت اور اخلاق میں پامردی دکھائی جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ۔

(نحل آیت ۱۲۸)

(۶) صبر کا ایک مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ لڑائی مسلط ہو جانے پر میدانِ جنگ میں پامردانہ استقامت اور شجاعت کے انمٹ نقش چھوڑ جائیں۔ فرمایا:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ

(انفال آیت ۴۷)

اور استقامت کا مفہوم قرآن مجید کی رو سے یہ ہے کہ جس بات کو حق سمجھا جائے اس پر قائم رہا جائے مشکلات پیش آئیں۔ مخالفتیں ہوں راہ حق میں ستایا جائے۔ مصائب کی آندھیاں آئیں ان سب کو برداشت کیا جائے لیکن حق سے منہ نہ پھیرا جائے اور راستی کے رستہ پر ثابت قدمی سے چلا جائے جیسے فرمایا

فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۭ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۔

(ھود آیت ۱۱۳)

ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کی یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی بات بتائیں کہ میں اس سے چمٹ جاؤں۔

ارشاد ہوا کہ

"کہہ میرا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر جم جاؤ"

(ترمذی باب ما جاء فی حفظ اللسان)

ابتلاء اور آزمائش کیوں؟

قرآن پاک اور احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بارگاہِ احدیت کے پیاروں کا امتحان اور آزمائش ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ مراتب عشق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداوندی میں آگے بڑھتے ہیں مضمون کے آغاز میں سورۃ بقرہ کی جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں بھی یہی بتایا گیا ہے آیات کے آخر میں ہے یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ ربنا اللہ کا نعرہ جس نے بھی بلند کیا اسے آزمایا گیا اور جب وہ اس آزمائش میں پورا اترا وہ افضال خداوندی کا باعث ہوا اور یہ امتحان مومن کو قرب خداوندی میں بڑھاتا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس کی محبت کا دعوےٰ بھی ہو اور دار و رسن نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ
يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا
اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ
وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ
الْكٰذِبِيْنَ ۔

(عنکبوت ۳)

کیا لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ کہنے کے بعد کہ ہم ایمان لائے وہ چھوڑ دئے جائینگے اُن کی آزمائش نہیں ہوگی۔ اور ہم نے پہلوں کی بھی آزمائش کی اور یہ اسلئے تا ہم جان لیں کہ دعویٰ وفا میں صادق کون ہے؟ اور کچا دھاگا کون ہے۔

حدیث ترمذی میں مصعبؓ بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے پوچھا اے رسولِ خدا

"اَیُّ النَّاسِ اَشَدُّ بَلَاءً"

لوگوں میں سے سب سے سخت آزمائش کن کی ہوتی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْاَنْبِیَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ
فَالْاَمْثَلُ یُبْتَلَی الرَّجُلُ عَلٰی
حَسَبِ دِیْنِهٖ اِنْ کَانَ فِیْ دِیْنِهٖ صُلْبًا
اشْتَدَّ بَلَاءُهٗ وَاِنْ کَانَ
فِیْ دِیْنِهٖ رِقَّةٌ اُبْتُلِیَ
عَلٰی قَدْرِ دِیْنِهٖ فَمَا
یَبْرَحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ
حَتّٰی یَتْرُکَهٗ یَمْشِیْ
عَلٰی وَجْهِ الْاَرْضِ وَمَا
عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ ۔

(ترمذی ابواب الزہد باب الصبر علی البلاء)

سب سے کڑی آزمائش انبیاء کی ہوتی ہے ان کے بعد پھر جو ان کے قریب ہوں

فرمایا آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے۔ جس کا دین قوی ہوگا اس کی آزمائش سخت ہوگی۔ اگر اس کے دین میں کچھ کمزوری ہے تو آزمائش بھی اس کے دین کے مطابق ہوگی۔ فرمایا بندے پر آزمائش آتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ زمین پر اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ایسی حالت میں کر دیتا ہے کہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو جاتا ہے اور حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

یَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِیَةِ
یَوْمَ الْقِیَامَةِ حِیْنَ
یُعْطٰی اَهْلُ الْبَلَاءِ
الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ
جُلُوْدَهُمْ کَانَتْ
قُرِضَتْ فِی الدُّنْیَا
بِالْمَقَارِیْضِ ۔

(ترمذی ابواب الزہد باب ماجاء فی ذھاب البصر)

کہ قیامت کے دن عافیت کوش جب دیکھیں گے کہ جو آزمائے گئے تھے ان کو اللہ تعالیٰ اس کا عظیم انعام دے رہا ہے تو وہ کہیں گے اے کاش ہمارے چمڑے بھی دنیا میں قینچیوں سے کاٹے جاتے۔

ترمذی کے ابواب الزہد میں ہی ایک روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ
الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا
اَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ
فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ
الرِّضٰی ۔ وَمَنْ سَخِطَ
فَلَهُ السَّخَطُ ۔

(ترمذی ابواب الزہد باب فی الصبر علی البلاء)

کہ عظیم جزا عظیم ابتلاء پر موقوف ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے انہیں آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ اس پر جو راضی ہوتا ہے۔ اسے خدا کی رضا نصیب ہوتی ہے۔ اور جو اس آزمائش کو ناپسند کرتا ہے اس سے خدا ناراض ہوتا ہے۔ خدا کی رضا پر راضی رہنے والے ایک شخص نے اپنی بیٹی کو بستر مرگ پر دیکھ کر کہا تھا ع

تری صحت ہمیں مطلوب ہے لیکن اسکو
نہیں منظور تو پھر ہم کو بھی منظور نہیں

ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ خدا اور اس کے رسول سے پیار و محبت کرنے والوں کا امتحان ہوتا ہے اور بعض دفعہ بہت کڑا۔

عبداللہؓ بن مغفل روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے رسول خدا

"خدا کی قسم میں آپ
سے محبت کرتا ہوں"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"غور کرلے تو کیا کہتا ہے"

اس شخص نے پھر کہا:۔

"بخدا مجھے آپ سے محبت ہے"

آپ نے مکرر فرمایا:۔

"سوچ لے تو کیا دعویٰ
کرتا ہے"

اس نے تیسری مرتبہ کہا "بخدا یا رسول اللہ
میں آپ سے محبت کرتا
ہوں"۔

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنْ کُنْتَ تُحِبُّنِیْ فَاَعِدَّ
لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا فَاِنَّ
الْفَقْرَ اَسْرَعُ اِلٰی مَنْ
یُّحِبُّنِیْ مِنَ السَّیْلِ اِلٰی
مُنْتَهَاهُ ۔

(ترمذی ابواب الزہد باب ماجاء فی فضل الفقر)

تو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر و فاقہ پر کمربستہ ہو جا کیونکہ فقر اس کی طرف اس طرح جاتا ہے جیسے سیلاب کا پانی منتہا کو۔

صحابہؓ کا اسوہ بہترین نمونہ

اب آئیے مطالعہ کریں کہ افضل الرسل محبوب خدا حبیب کبریا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ پر کیا ابتلاء اور کیا آزمائشیں آئیں اور انہوں نے کیا صبر و استقامت دکھلائی کیا انہوں نے اس پر کوئی جزع فزع کی یا ہر آزمائش کے سامنے سینہ سپر ہوگئے۔ آپ دیکھیں گے انہوں نے بعض اوقات اپنے ساتھیوں کو ابتلاء اور امتحان میں دیکھ کر عافیت کو ترک کرکے مصائب کی آگ میں کود گئے وہ ہر امتحان میں پورے اترے انہوں نے خدا کے برگزیدہ رسول سے جو عہد تا مکہ کی گھاٹیوں میں باندھا تھا اور حدیبیہ کے موقع پر درخت کے سایہ میں جو بیعت علی الموت کی تھی اسے خوب نبھایا۔

سیدنا ابوبکرؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابتدائی اسلام لانے والے سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ مکہ کے اہل رائے اور غایت درجہ احترام رکھنے والے افراد میں سے تھے۔ جب انہوں نے اپنے آقا اور دوست محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست میں ہاتھ دیا اور یہ کہا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

بتوں کو نذرانے گزراننے کے سامنے سر جھکانے والو! اس قادر مطلق کو ایک جانو۔ انسان ہوکر خود تراشیدہ بتوں سے مرادیں مانگتے ہو اور ان کے آگے ہاتھ کیوں جوڑتے ہو؟ تو آپ کو زندہ تنگ کیا گیا کہ مکہ والوں نے آپ کا مکہ میں رہنا دوبھر کردیا۔ آپ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مکہ سے چلے جانے کی اجازت مانگی۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں:۔

حِیْنَ ضَاقَتْ عَلَیْهِ
مَکَّةُ وَاَصَابَهٗ فِیْهَا
الْاَذٰی ....
اِسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
عَلَیْهِ فِی الْهِجْرَةِ ۔

حضور نے اجازت دی آپ مکہ سے ایک دو دن کے فاصلے پر جا چکے تھے کہ راستہ میں ابن الدغنہ کافر سردار ملا اس نے کہا۔

لَتَزِیْنُ الْعَشِیْرَةَ وَتُعِیْنُ
عَلَی النَّوَائِبِ وَتَفْعَلُ
الْمَعْرُوْفَ وَتَکْسِبُ
الْمَعْدُوْمَ۔

(ابن ھشام جزو اول ۲۵۱)

ابوبکر تو قبیلہ کا فخر ہے مصائب میں لوگوں کے کام آتا ہے۔

نیک کام بجا لاتا ہے جو اخلاق ناپید ہیں انہیں تو بجا لاتا ہے۔ میں دیکھوں گا کون تجھ سے تعرض کرتا ہے؟ لیکن کچھ دنوں کے بعد پھر مشرک اکٹھے ہو کر آگئے کہ ابن الدغنہ بڑا ظلم ہوا۔

اِتَّبَعَهٗ رَجُلٌ اَضَلَّ وَفَرَّقَ وَمَا
جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ یُرِقُّ وَ
یَبْکِیْ وَکَانَتْ لَهٗ هَیْئَةٌ
وَنَحْوٌ فَنَخْشٰی نَتَخَوَّفُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تملی جبیاننا و نسائنا و صغیتنا ان یفتنھم ۔ (ابن ہشام جلد اول ص۲۵۱)

یہ آدمی جب قرآن پڑھتا ہے تو مجسم رقت ہوتا ہے۔ اور روتا ہے اور ایسی اس کی ہیئت ہوتی ہے کہ بچے عورتیں اثر قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

ابن الدغنہ نے کچھ کہا تو آپ نے اس کی امان واپس کر دی۔ آپ جا رہے تھے کہ کسی نے سر پر خاک ڈالی۔ ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل طنز کرتے تھے۔

مجھے مولانا برہان الدین صاحب جہلمی رض بے اختیار یاد آ گئے۔ جب ان کے سر میں اس طرح کسی عورت نے خاک ڈالی تو بزرگ عالم نے سر اوپر کیا اور خاتون کو مخاطب ہو کر کہا۔

"پا اے مائیں پا"

اس کے بعد پھر ایک دن ایسا ہوا کہ مشرکین ایک دن اکٹھے ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ٹوٹ پڑے کہ تم ہمارے بتوں کو برا بھلا کہتے ہو۔ اور ایک ظالم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی امی کے گلے میں آپ کی چادر ڈال کر گلا گھونٹنا شروع کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو روتے ہوئے دوڑے آئے۔

"وَهُوَ يَبْكِي وَيَقُولُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللّٰهُ"۔

(ابن ہشام جلد ۱ ص...)

ظالمو! اس عظیم شخص کو اس لئے مارتے ہو کہ یہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے۔ کفار نے حضور کو چھوڑ دیا۔ اور آپ پر پل پڑے۔ آپ کو زد و کوب کیا اور داڑھی اور سر کے بال نوچ ڈالے۔

فَجَعَلَ لَا يَمَسُّ شَيْئًا مِنْ غَدَائِرِهِ إِلَّا جَاءَ مَعَهُ۔

آپ جہاں ہاتھ لگاتے آپ کے بال ہاتھ میں آ جاتے لیکن خدا کا یہ صابر بندہ زبان سے یہی کہتا۔

"تبارکت یاذا الجلال والاکرام"

اے ذوالجلال والاکرام تو کتنی برکتوں والا ہے۔

یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے عشق کی جوت جگائی۔ مولانا برہان دین جہلمی رض عالم حدیث کو جب سیالکوٹ کی سڑک پر لٹا کر منہ میں گوبر ڈالا گیا تو مولانا یہی فرماتے تھے۔

"واہ او برہانیا ایہہ قسمت کتھوں"

وقف جدید اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام "نشان آسمانی" کے صفحہ ۵۰ پر فروری اشتہار مورخہ ۲۷ مئی ۱۸۹۳ء پر فرماتے ہیں:۔

"...... اس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعت دین اسلام کے لئے ایسا احسن انتظام کیا جاوے کہ ممالک ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگان خدا کو دعوت حق کریں تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔"

ہم لوگوں کا جنہوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطاب من انصاری الی اللہ کے جواب میں نحن انصار اللہ کہا ہے۔ ایمانی فرض ہے کہ حضور اقدس کے مندرجہ بالا منشاء مقدس کی تکمیل کے لئے جو وقف جدید کی الٰہی تحریک قائم ہوئی ہے اس کو کامیاب کرنے کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کریں۔ جو فرد جماعت اس تحریک میں شامل نہیں ہوا اسے فوراً شامل کیا جائے۔ چندوں کے لحاظ سے مثالی قربانی کے لئے ہر فرد جماعت کو تیار کیا جائے اور اپنے حلقہ کار میں ذی استطاعت احباب کو معاونین خاص میں شامل فرمائیں۔ تا حجت اسلام تمام روئے زمین پر پوری ہو۔ آمین۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

تقریب شادی

۲۶ جنوری کو مکرم مولوی نادر احمد صاحب شمس مربی سلسلہ احمدیہ نے میری بچی عزیزہ یاسمین صاحبہ کا نکاح عزیزم سیف اللہ ابن مکرم چوہدری غلام حیدر صاحب ہیڈ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵۶/۴-آر تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر کے ساتھ ایک ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مورخہ ۲۷ جنوری کو محترم چوہدری غلام حیدر صاحب نے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(طیب علی خادم معلم وقف جدید چک ۱۶۹ مراد براستہ حاصل پور ضلع بہاولپور)

درخواست ہائے دعا

- میری بچی نفیسہ شاہدہ چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف کو دور فرمائے۔ آمین۔
(حمیدہ امرساوی۔ ربوہ)

- محترمہ مسز کرامت اللہ صاحبہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ نے دو صد روپیہ کی گرانقدر رقم برائے نادار غریب مریضاں کے علاج کے لئے بھجوائی ہے۔ محترمہ مسز کرامت اللہ صاحب پیٹ کی تکلیف میں مبتلا ہیں اور ان دنوں میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل فرمائے۔ آمین۔
(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

- میری ممانی جان (اہلیہ ملک منظور الحق عباسی واہ سیمنٹ ورکس) عرصہ دس روز سے بلڈ پریشر اور دل کے عارضہ سے علیل ہیں۔ احباب کرام اور بزرگان سے درخواست دعا ہے۔
(منور احمد جاوید قائد مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ)

- برادرم حاجی فتح محمد خان صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو چکے ہیں تمام احباب کرام کی خدمت میں حاجی صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (علی محمد بستی بزدار ڈیرہ غازیخان)

- میری دوکان ممتاز آپٹیکل سروس کچہری بازار لائلپور جو کہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو لوٹ لی اور جلا دی گئی تھی۔ خدا کے فضل سے اب یکم فروری ۱۹۷۵ء سے دوبارہ کھل گئی ہے۔ عینکوں کا ہر قسم کا کام پہلے کی طرح انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے کاروبار میں برکت ڈالے اور پہلے کی طرح پھر میرے پر وہ رزاق رزق کے دروازے کھول دے۔ اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اور میری کامل صحت کے لئے بھی دعا فرما دیں۔
(ڈاکٹر ممتاز احمد لائلپور)

- خاکسار عرصہ سے پتھری پیشاب کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(ماسٹر غلام محمد نصیر گیان باغ گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم چوہدری لابھ دین صاحب گذشتہ چار ماہ کی علالت کے بعد مورخہ ۲۵ جنوری ۷۵ء بوقت صبح ۲ بجے بعمر ۸۷ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم والد صاحب کا جنازہ ۲۷ جنوری رات ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں ۲۸ جنوری کو بعد از نماز ظہر ازراہ نوازش حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم صوبیدار ملک شرافت احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم کو احمدیت سے بہت لگاؤ تھا۔ تبلیغ اسلام کا دل میں بڑا جوش اور ولولہ رکھتے تھے۔ مرحوم نیک با اخلاق اور نہایت خدا ترس انسان تھے۔ قرآن کریم کے عاشق بڑے مہمان نواز اور محبت کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ تقریباً پچاس سال تک کھوکھی اور چک ۱۳۶ مراد (بہاولنگر) کی جماعت کے صدر کی حیثیت سے بڑی تندہی سے کام کرتے رہے اور سابق ریاست بہاولپور کے سیکرٹری مالی بھی رہے۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ ۶ لڑکے اور ۶ لڑکیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو جنت الفردوس اور خاص مقام قرب سے نوازے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل کی قوت عطا فرما کر آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور انکا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین

(چوہدری محمد ابراہیم ابن چوہدری لابھ دین مرحوم صدر جماعت احمدیہ چک ۱۳۱ مراد ضلع بہاولنگر)

تحصیل بھکر میں زرعی اراضی برائے فروخت

۶۵ ایکڑ برلب کھوکھر ڈسٹری بیوٹری۔ ۵،۵۰۰/- روپیہ فی ایکڑ

المشتہر

کموڈور رحمت اللہ باجوہ ۷۶ آفیسر کالونی کیولری گراؤنڈ لاہور چھاؤنی

نور کا جل ربوہ کا مشہور عالم تحفہ۔ سرمہ خورشید آنکھوں کے لئے مفید سرمہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۵۴۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روحانی پیدائش کو سات درجات میں تقسیم کیا گیا ہے

جن لوگوں میں خشیت کا کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا وہ روحانیات میں جمادات سے مشابہت رکھتے ہیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ المومنون کی آیت کریمہ وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ ۖ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غَافِلِينَ ○ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَائِقَ کے یہ معنے ہوں گے کہ ہم نے تمہارے اوپر پہلے بعد دیگرے سات بلندیاں پیدا کی ہیں یعنی جس طرح تمہاری جسمانی پیدائش کو ہم نے سات ترقیات کے ساتھ مکمل کیا ہے اسی طرح تمہاری روحانی پیدائش کو بھی ہم نے سات درجات میں تقسیم کیا ہوا ہے۔ یہ سات درجات کونسے ہیں؟ اس کے متعلق جب ہم قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ روحانیات میں انسان کا پہلا درجہ جمادات کے مشابہ ہوتا ہے یعنی جس طرح جمادات کے اندر کوئی حس نہیں ہوتی اسی طرح ایسے لوگوں میں بھی بھلی بری بات پہچاننے کی کوئی حس نہیں ہوتی۔ نہ ان کے سامنے کوئی بلند مقصد ہوتا ہے۔ انہیں لاکھ وعظ کیا جائے اُن کے اندر نیکی اور خدا تعالیٰ کی خشیت کا کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کی طرف قرآن کریم کی اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً (بقرہ ع ۹) یعنی اس کے بعد تمہارے دل سخت ہو گئے اور وہ پتھروں کی طرح ہو گئے بلکہ اپنی سختی میں پتھروں سے بھی آگے نکل گئے۔ گویا بعض لوگوں کے دل خدا تعالیٰ کی محبت سے ایسے سرد ہوتے ہیں کہ اُن میں خدا تعالیٰ کی خشیت کا کوئی احساس ہی نظر نہیں آتا۔ جب انہیں بھوک لگتی ہے کھا لیتے ہیں اور جب نیند آتی ہے تو سو رہتے ہیں۔ انہیں کبھی یہ خیال بھی نہیں آتا کہ خدا تعالیٰ نے اُن پر کیا ذمہ داریاں رکھی ہوئی ہیں۔ بلکہ اگر انہیں کوئی توجہ بھی دلائے تو وہ بے کار ثابت ہوتی ہے ایسے لوگ روحانیات میں جمادات سے مشابہت رکھتے ہیں۔

دوسرا درجہ جو اس سے اوپر ہے وہ نباتات کے مشابہ ہے یعنی جب انسان ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھاتا ہے اور جمادی حالت کو ترک کر دیتا ہے تو اس کے اندر نباتات کے مشابہ ایک نشوونما کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ لمبے تجربات کے بعد یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ نباتات کے اندر بھی رُوح ہوتی ہے گو وہ حیوانی رُوح سے بہت کم درجہ کی ہوتی ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے چھوئی مُوئی کی بُوٹی کو جسے اردو میں لاجونتی کہتے ہیں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس کے پتوں کو جب ہاتھ لگایا جائے تو وہ فوراً سُکڑ جاتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ نباتات میں بھی حس ہوتی ہے۔ گو بعض میں زیادہ ہوتی ہے اور بعض میں کم مگر یہ حس اتنی کمزور ہوتی ہے کہ کسی صدمہ سے بچنے کی طاقت ان میں نہیں ہوتی۔ جیسے لاجونتی کے پتے ہاتھ لگانے سے سُکڑ جاتے ہیں لیکن ان میں یہ طاقت نہیں ہوتی کہ بھاگ کر اپنے آپ کو بچا لیا کریں۔ اسی طرح ایک انسان اس قسم کا ہوتا ہے کہ اس میں کسی قدر رُوحانی حس تو پائی جاتی ہے لیکن وہ کسی بیرونی حملہ سے اپنے آپ کو بچانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ قرآن کریم میں ایسے لوگوں کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدَىٰ لَا يَسْمَعُوا ۖ وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ (اعراف ع ۲۴) یعنی یہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ سُن نہیں سکتے اور تُو ان کو دیکھ کر سمجھتا ہے کہ گویا وہ تجھے دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ تجھے نہیں دیکھ رہے۔ اِس جگہ اُن کی طرف دیکھنے کو منسوب کرنا اور پھر یہ کہنا کہ وہ نہیں دیکھتے بتاتا ہے کہ یہاں اُن لوگوں کا ذکر کیا جا رہا ہے جن میں ایک حد تک تو نیکی کا احساس پایا جاتا ہے مگر اُن پر کمزوری اس قدر غالب ہوتی ہے کہ وہ اپنی اِس حس سے پورا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے اور دیکھنے کے باوجود وہ رُوحانی علوم سے فائدہ اُٹھانے سے محروم رہتے ہیں۔"

(تفسیر کبیر سورۃ المومنون صفحہ ۱۴۴، صفحہ ۱۴۵)

مرکزی مسجد مبارک میں درس کا سلسلہ

دوستوں کو چاہئیے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کی حسب ذیل تجویز منظور فرمائی ہے۔ "مرکزی مسجد مبارک میں درس قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام شروع کیا جائے تاکہ جہاں ربوہ کے دوست اس سے فائدہ اٹھائیں وہاں باہر سے تشریف لانے والے دوست بھی اس سے مستفیض ہوں"۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس تجویز پر عمل کرنے کے لئے حسب ذیل تفصیل کے مطابق درس شروع کرنے کی منظوری مرحمت فرمائی ہے:۔

(الف) مسجد مبارک میں بعد نماز فجر پندرہ منٹ کے لئے درس القرآن الکریم ہوا کرے گا۔ ہفتہ میں تین دن محترم قاضی محمد نذیر صاحب درس دیں گے اور تین دن محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب درس دیں گے۔ ہر روز دو آیات کا درس تعلیم و تدریس کے طریق پر ہوگا۔ محترم قاضی صاحب پہلے پارہ سے پندرھویں پارہ تک درس دیں گے اور محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب سولھویں پارہ سے آخر تک درس دیں گے۔

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب بطور متبادل ہوں گے۔ محترم قاضی صاحب اور محترم مولوی صاحب میں سے جب کوئی ربوہ میں نہ ہو تو محترم ملک صاحب درس دیں گے۔ انشاء اللہ

(ب) بعد نماز مغرب تین دن کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری دیا کریں گے اور تین دن ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس شیخ مبارک احمد دیں گے۔ انشاء اللہ۔

متبادل محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے۔

تجویز ہوا ہے کہ اِس درس کے لئے الوصیت اور ملفوظات جلد اول سے آغاز کیا جائے۔

یہ درس ۸۔ فروری بروز ہفتہ سے شروع ہو رہا ہے۔ دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر ان دروس سے استفادہ کریں۔

قائد تربیت
مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب وفات پا گئیں

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع لائلپور کی صاحبزادی محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب ابن صوفی فضل الٰہی صاحب مرحوم کا مورخہ ۲۸/۱/۷۵ کو پشاور میں انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز جمعہ مورخہ ۳۰/۱/۷۵ کو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین قبر پر صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ نے پانچ لڑکے اور ایک لڑکی اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ لطیف الرحمٰن کارکن نظارت تعلیم۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴